یہاں کے باشندوں کے ذہنوں کو منور کر دیا۔ ایسی ہستیوں میں فارغ بخاری، رضا ہمدانی، خاطر غزنوی، محسن احسان، شوکت واسطی اور ڈاکٹر اعجاز راہی کے نام شامل ہیں۔

سرحد میں اردو زبان و ادب کی تاریخ پر روشنی ڈالی جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ یہ ایک دو دن کی بات نہیں بلکہ صدیوں کی بات ہے اور اس کی عمر کا تعین دکنی دور یا قطب شاہی عہد کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن تقسیم ہند کا واقعہ ایک طرف جغرافیائی لحاظ سے تبدیلی کا سبب بنتا ہے تو دوسری طرف لوگوں کے ذہنوں میں ایک انقلاب برپا کرنے کا ذمہ دار قرار پاتا ہے۔۔ اس تاریخی تغیر و تبدیلی کے بعد سرحد میں اہل قلم پورے زور و شور سے سرگرم عمل ہوئے اور بے دھڑک ادب پارے تخلیق کرتے رہے۔ اصناف نظم کے علاوہ نثر میں بھی خوب طبع آزمائی کی گئی اور ادب کے قابل فخر نمونے وجود میں آنے لگے۔ ناول، افسانہ، ڈراما، سفر نامہ، تحقیق و تنقید غرضیکہ تمام اصناف نثر میں قلمکاروں نے تخلیقی صلاحیتوں کے جوہر دکھائے، جس کی وجہ سے اردو ادب کا دامن بھر گیا اور ادب کا خاصا ذخیرہ جمع ہو گیا۔

ضرورت اس بات کی محسوس کی جا رہی تھی کہ یہ تمام کارہائے نمایاں جو انجام دیے گئے ہیں اور ادب کے جو موتی ادھر ادھر بکھرے پڑے ہیں ان کو ایک لڑی میں پرو دیا جائے تاکہ یہ تلف ہونے سے بچ جائیں اور ادب کے جو ٹھنڈے میٹھے چشمے بہہ رہے ہیں اس سے تشنگانِ ادب اپنی پیاس بآسانی بجھا سکیں۔

یہاں اس بات کا ذکر ضروری ہے کہ ادبیات سرحد کے حوالے سے رضا ہمدانی اور فارغ بخاری نے خاطر خواہ کام کیا ہے۔ لیکن وہ صرف ۱۹۵۵ء تک ہے۔ اس کے بعد جو تخلیقات وجود میں آئیں ان کا خاطر خواہ ذکر نہ ہو سکا۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے راقم الحروف نے اس موضوع (قیام پاکستان کے بعد صوبہ سرحد میں ادبی نثر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ) کو پی ایچ۔ ڈی کے مقالے کے لیے منتخب کیا تاکہ صوبہ سرحد کے اہل قلم کی اردو زبان و ادب کے لیے جو خدمات ہیں، ان کا ایک مربوط تذکرہ مرتب ہو جائے۔

میرے تحقیقی مقالے کا موضوع ''صوبہ سرحد میں ادبی نثر قیام پاکستان کے بعد'' ہے۔ میں نے اپنے اس تحقیقی مقالے کو سات ابواب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب ''سرحد میں اردو زبان و ادب کا آغاز'' کے نام سے ہے۔ اس باب میں سرحد میں اردو زبان و ادب کے آغاز و ارتقا کو جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ باب ایک طرح سے اس تحقیقی مقالے کا پس منظر ہے۔ اس باب میں اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کی گئی ہے کہ سرحد میں اردو زبان کا آغاز کب ہوا اور

اردو زبان کے ابتدائی نقوش کن کن شعرا و ادبا کے ہاں ملتے ہیں۔

چونکہ اس تحقیقی مقالے کا دائرہ کار صرف ادبی نثر تک محدود ہے اس لیے اس باب میں ادبی نثر پر بھی مختصر طور پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ادبی نثر پر مفصل بحث سے اس لیے گریز کی گئی ہے کہ ادبی نثر پر کئی ایک کتب لکھی گئی ہیں اور یہ میرے موضوع سے خارج بھی ہے۔ اس لیے صرف اشارے کے طور پر ادبی نثر کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

دوسرا باب ''سرحد میں افسانوی ادب'' ہے۔ اس باب کی مزید درجہ بندی کر کے اس کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ ''فصل اول'' میں صوبہ سرحد میں اردو ناول نگاری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ ہے۔ فصل دوم میں صوبہ سرحد میں افسانہ نگاری کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ فصل سوم میں ''صوبہ سرحد میں اردو ڈراما'' کا جائزہ لیا ہے۔

تیسرا باب ''صوبہ سرحد میں اردو سفرنامہ اور رپورتاژ نگاری'' کے عنوان سے ہے۔ اس باب کو بھی آسانی کی خاطر دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ فصل اول میں ''صوبہ سرحد میں اردو سفرنامہ'' اور فصل دوم میں ''صوبہ سرحد میں اردو رپورتاژ نگاری'' کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔

چوتھا باب ''صوبہ سرحد میں سوانح نگاری اور خاکہ نگاری'' کے عنوان سے ہے۔ چونکہ سوانح نگاری اور خودنوشت سوانح عمری میں فرق ہے۔ اس لیے اس الجھن سے بچنے کے لیے اس باب کو بھی تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ فصل اول میں ''صوبہ سرحد میں خودنوشت سوانح عمری (آپ بیتی)''، فصل دوم میں صوبہ سرحد میں سوانح عمری اور فصل سوم میں ''صوبہ سرحد میں اردو خاکہ نگاری'' کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لیا ہے۔ اردو خاکہ نگاری کو اس باب میں شامل کرنے کی وجہ یہ ہے کہ خاکہ میں بھی سوانحی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ جس طرح سوانح عمری یا خودنوشت میں ہم کسی شخصیت کو اس کی نجی زندگی کی تصویروں میں دیکھتے ہیں، اسی طرح خاکہ میں بھی دیکھتے ہیں۔

پانچواں باب ''صوبہ سرحد میں تحقیق و تنقید'' پر مشتمل ہے۔ اگرچہ تحقیق و تنقید کو ایک دوسرے سے جدا کرنا گوشت کو ناخن سے جدا کرنے کے مترادف ہے، لیکن پھر بھی اس میں جو خفیف سا فرق پایا جاتا ہے، اس کی بنا پر یہ باب بھی دو حصوں میں منقسم ہے۔ فصل اول میں ''صوبہ سرحد میں اردو تحقیق'' کا جائزہ لیا ہے۔ اس فصل کو مزید دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے سندی تحقیق اور غیر سندی تحقیق۔ جہاں تک سندی تحقیق کی بات ہے، اس سلسلے میں جامعہ پشاور کے شعبہ اردو میں تحقیقی کام کو پیشِ نظر رکھا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سرحد میں

جامعہ پشاور میں شعبہ اردو ، اردو تحقیق کے حوالے سے ایک پُرانا نام ہے۔اس باب کے دوسرے حصے یعنی فصل دوم میں ''صوبہ سرحد میں اردو تنقید'' کا جائزہ لیا ہے۔

چھٹا باب ''صوبہ سرحد میں طنز و مزاح'' کے عنوان سے ہے۔اس باب میں صوبہ سرحد میں اردو طنز و مزاح کا ایک بھرپور جائزہ لیا ہے۔طنز و مزاح اگر چہ بذات خود کوئی باقاعدہ صنف ادب نہیں ہے، لیکن اس حوالے سے یہاں بہت کام ہوا ہے۔لہٰذا میں نے یہ ضروری سمجھا کہ اس کو بھی اپنے مقالے میں شامل کرلوں تاکہ یہاں ادبی نثر کی ایک تاریخ مرتب ہو سکے۔

ساتواں باب ''صوبہ سرحد میں ادبی نثر (قیام پاکستان کے بعد) کا مجموعی جائزہ'' کے عنوان سے ہے۔اس باب میں پورے مقالے کا مجموعی طور پر ایک جائزہ پیش کیا ہے۔اور نتائج اخذ کیے ہیں کہ قیام پاکستان کے بعد سے لے کر تا حال کتنا ادبی تخلیقی کام ہوا ہے۔

مطالعے کے دوران یہ بات بھی سامنے آئی کہ اس صوبے کے ادب نے اپنی مٹی، علاقے تہذیب اور ثقافت کی کس حد تک ترجمانی کی ہے؟ یہاں کے ادبی رجحانات کیا ہیں؟ اور صوبہ سرحد میں اردو زبان و ادب کا مستقبل اور اس کی ترقی کے امکانات کیا ہیں؟

نمل یونیورسٹی اسلام آباد میں صوبہ سرحد میں ادبی نثر (قیام پاکستان تک) پر پہلے ہی سے تحقیقی کام ہو رہا ہے۔اس لیے میں نے ضروری سمجھا کہ کیوں نہ اس موضوع کو پھیلا کر سرحد میں ادب کا جائزہ تا حال پیش کیا جائے۔لہٰذا میں نے اپنے نگران پروفیسر ڈاکٹر سعادت سعید کے مشورے سے اس عنوان (صوبہ سرحد میں ادبی نثر، قیام پاکستان کے بعد) پر کام کا ارادہ کیا تاکہ صوبہ سرحد میں ادبی نثر کی پوری تاریخ مرتب ہو سکے۔

میری تحقیق کا طریقہ کار یہ رہا ہے کہ ہر ادیب کی صرف نثری کاوشوں کا جائزہ لیا جائے۔اس کی شخصیت اور سوانحی کوائف سے کوئی تعرض نہ کیا جائے۔یہ موضوع بذات خود وسعت کے لحاظ سے وقت اور تحقیق کا متقاضی ہے، اس لیے کسی ادیب کی تاریخ پیدائش یا تاریخ وفات کا ذکر نہیں کیا۔چونکہ اس مقالے سے میرا مقصد صوبہ سرحد میں ادبی نثر کی اصناف اور رجحانات کا جائزہ لینا تھا، اس لیے اس پھیلے ہوئے موضوع کو صرف قلمکاروں کی ادبی نثری خدمات تک محدود رکھا۔

بظاہر یہ تحقیقی کام آسان لگ رہا تھا لیکن جیسے جیسے مواد جمع ہوتا رہا تو مجھے احساس ہونے لگا کہ ادیبوں کی ان خدمات کو جو بکھری پڑی ہیں، ایک جگہ جمع کرنا مشکل اور بہت وقت طلب کام ہے۔حقیقت یہ ہے کہ